

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُر امن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہو گیا ہے۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضا کاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہو گئی ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائسٹاپ میں کام کیا۔

یو کے کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے۔

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم دوسرے لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں۔

..... مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ..... میں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا۔ ..... میں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ ..... جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خود غرضی نہیں ہوگی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہوگا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ ..... میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی ہے۔ ..... ایم ٹی اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ ..... اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو

رہا ہے۔ ❁..... میں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جاسکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ ❁..... جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ ❁..... آج دنیا کی کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضا کارانہ طور پر ایسی خدمات بجالا رہے ہوں۔ خصوصاً بچوں کی پُر جوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔ ❁..... جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جماعت احمدیہ ہرنئے آنے والے کو پیار محبت اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کے ذریعہ اسلام کا حقیقی اور نیا چہرہ دکھاتی ہے۔ ❁..... دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے اتنے کثیر افراد کو انتہائی امن اور محبت سے مل جل کر رہتے دیکھ کر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ❁..... آج اسلام کی تعلیم کے عملی نمونے دیکھ کر ہم اب اپنے دائرہ اثر میں، اپنے لوگوں میں، اپنے ماحول میں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورتی کی تعلیم جماعت احمدیہ مسلمہ کے پاس دیکھو۔ ❁..... ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک اسلام کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔ ❁..... یہ بات بھی جلسہ کے ذریعہ سے نکھر کر سامنے آئی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے لوگوں کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ ❁..... پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفہ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ لیکن خلیفہ وقت نے ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

(جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے بعض کے تاثرات)

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔

ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز  
فرمودہ مورخہ 19 اگست 2016ء بمطابق 19 ظہور 1395 ہجری شمسی  
بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ - إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ -

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُر امن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی ہر قسم کی پریشانیوں اور شرور سے محفوظ رکھے۔

جلسہ کا جو روحانی ماحول تھا جس کا اپنوں اور غیروں سب نے اظہار کیا، جو کیفیت سب نے اپنے اندر محسوس کی اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے اس عہد کے ساتھ جھکے رہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے اور جن باتوں نے ہم پر اثر کیا ہے ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ! تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی، کسی نالائقی، کسی نااہلی کی وجہ سے ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! نیکیوں کے کرنے کی طاقت بھی تجھ سے ملتی ہے اور ان پر قائم رہنے کی طاقت بھی تجھ سے ہی ملتی ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں پر غلبہ بھی تیرے فضل سے ہی پاسکتے ہیں۔ ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ اُن بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چٹے رہنے والے اور تیرے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مورد بنتے رہیں کہ لَعْنَةُ شَاكِرْتُمْ لَا زِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم: 8)۔ کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا، تمہیں مزید دوں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کے کام جلسے سے پہلے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کو کرنے کے لئے خدّام، اطفال، انصار، وقار عمل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور جلسے سے دو تین ہفتے پہلے یہ کام شروع ہو جاتے ہیں جیسا کہ میں پہلے بھی گزشتہ خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں اور تقریباً دو ہفتے بعد تک یہ سلسلہ سارے کام اور سامان

کو سمیٹنے کی وجہ سے جاری رہتا ہے اور بڑی محنت اور اخلاص سے لوگ وقار عمل کرتے ہیں اور پھر جلسے کی ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہو گیا ہے۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضا کاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہوگئی ہے۔ گزشتہ سال بھی کینیڈا سے خدام وقار عمل کے لئے آئے تھے لیکن تھوڑی تعداد میں اور صحیح طرح ان سے کام بھی نہیں لیا جاسکا یا وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے وہ صحیح طرح خدمت سرانجام نہیں دے سکے۔ اس سال نہ صرف یہ کہ بہتر منصوبہ بندی ہے اور میری اطلاعات کے مطابق اس منصوبہ بندی کی وجہ سے بہت بہتر کام ہوا ہے بلکہ تعداد بھی اس سے بہت زیادہ ہے جو گزشتہ سال تھی۔ اور پھر اس سال امریکہ سے بھی خدام وقار عمل کے لئے آئے تو اس لحاظ سے اب یہ کام، وقار عمل بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اپ میں کام کیا۔ یو کے (UK) کے صدر خدام الاحمدیہ نے مجھے بتایا کہ ان باہر سے آنے والے خدام نے نہ صرف بڑی محنت سے کام کیا ہے بلکہ بڑی منصوبہ بندی اور بڑے جذبہ سے کام کیا ہے اور بڑی جلدی اس کام کو نپٹا بھی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ یو کے (UK) کے خدام و اطفال جو وقار عمل کرتے رہے اور ڈیوٹیاں دیتے رہے وہ بھی یقیناً ہمارے شکر یہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے بھی بہت محنت سے کام کیا اور ہمیشہ کرتے ہیں۔ یو کے کے اطفال اور خدام جو ڈیوٹیاں دیتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ انتظامیہ اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو چاہئے کہ جہاں وہ یو کے والوں کا شکر یہ ادا کریں، ان کارکنوں کا، اطفال و خدام کا شکر یہ ادا کریں وہاں کینیڈا سے اور امریکہ سے آنے والے خدام کا بھی ان کو شکر گزار ہونا چاہئے اور سب سے بڑھ کر تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں یورپ اور ان مغربی ممالک میں رہنے اور پلنے بڑھنے والے ایسے رضا کار عطا فرمائے جو بے نفس ہو کر کام کرتے ہیں۔

یو کے کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے جو ٹائلٹ کی صفائی سے لے کر کھانا پکانے، کھانا کھلانے اور پھر جلسہ گاہ کے مختلف کام، سیکورٹی سے لے کر پارکنگ اور دوسری سہولیات مہیا کرنے اور پھر انہیں سمیٹنے تک انتہائی مہارت اور منصوبہ بندی سے کام کرتے رہے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں کہیں اور نظر نہیں

آئیں گے۔ پس یہ کارکن ہمارے انتہائی شکر یہ کے مستحق ہیں۔ اور اس طرح ان کارکنان کو بھی، ان کام کرنے والوں کو بھی، ان رضا کاروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرمایا اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے سے بڑھ کر اس خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح انہیں بچوں نوجوانوں بوڑھوں نے کام کرتے ہوئے متاثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثر بیان کر دیتا ہوں۔

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم دوسرے لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں۔

بینن کے وزیر دفاع جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کہتے ہیں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر بچہ، جوان دوسروں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوا نظر آیا۔ اگر کسی کو دوسرے کی زبان سمجھ نہ بھی آتی تھی تو مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہتا اور مہمان کی زبان میں کچھ نہ کچھ کہنے کی کوشش کرتا۔ جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارے کی ایک بہت بڑی مثال ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا۔ اس جلسہ میں شامل ہر بچہ، بڑا اور بوڑھا قربانی کر کے دوسروں کے آرام کا خیال رکھتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ آپ کا جلسہ میرے لئے ایک اکیڈمی کی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اتنے بڑے اجتماع میں کسی کو دھکم پیل کرتے نہیں دیکھا۔ ہر چیز ایک نظام اور طریق کے ساتھ چل رہی تھی۔ میرے لئے بڑا حیران کن تھا کہ ڈیوٹی پر موجود ہر چھوٹا بڑا مہمان کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اگر کسی چیز کا اشارہ بھی اظہار کیا جاتا اور وہ موجود نہ ہوتی تو اسے فوراً خرید کر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی جاتی۔ سب سے بڑی بات تمام شاملین جلسہ کی سیکورٹی کا موثر اور اعلیٰ انتظام کا ہونا تھا۔ سیکورٹی کا ایک اعلیٰ اور عمدہ پلان تھا جس سے لگ رہا تھا کہ کسی پروفیشنل ٹیم نے اس کا انتظام کیا ہوا ہے حالانکہ وہاں مجھے نہ تو کوئی پولیس والا اور نہ ہی کوئی آرمی کے لوگ نظر آئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ تو یہ تاثرات ہوتے ہیں غیروں کے۔

پھر بینن کے ہی ایک جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے اعلیٰ انتظامات کے بارے

میں اگر کسی کو بتایا جائے تو وہ اس وقت تک یقین نہیں کرے گا جب تک خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر مجھے امید کا پیغام ملا ہے۔ دنیا میں ہر طرف ذاتی مفادات کی خاطر فسادات کئے جا رہے ہیں لیکن آپ کے جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خود غرضی نہیں ہوگی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہوگا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ کہتے ہیں میں صحافی ہونے کی حیثیت سے دنیا کے اکثر حصوں میں گیا ہوں۔ میں نے سعودی عرب میں حج کے انتظامات دیکھے۔ ایران میں بھی بہت بڑے اجتماعات میں شرکت کی۔ میں نے یو این او (UNO) کے تحت بھی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے دل کی کیفیت صحیح طور پر اپنے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ کہتے ہیں یہ میرے لئے بڑا حیران کن تجربہ ہے کہ ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہنستے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرتے دیکھے۔ میں یہ بات جاننے میں ناکام رہا کہ ان میں سے کون امیر ہے اور کون غریب۔ ایک ہی طرح ایک ہی جذبہ سے وہ دوسروں کے آرام کے لئے دن اور رات محنت کرتے نظر آئے۔ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ میں بین میں نیشنل ٹی وی کا ڈائریکٹر رہا ہوں۔ میں نے آج تک ٹی وی کے براہ راست پروگرام کے اتنے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ یو این او (UNO) میں بھی اتنی زبانوں میں براہ راست تراجم نہیں ہوتے جتنے آپ کے ہاں ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تقاریر کے تراجم کا انتظام تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو رہا ہے۔ میں نے احمدیت میں یہ بات سیکھی ہے کہ ایمان کو تمام باقی چیزوں سے افضل رکھو اور سچائی ہی کی جیت ہوتی ہے۔ طاقتور ہمیشہ طاقتور نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر میں تو کہوں گا کہ خدا سے ملانے والا راستہ آج بھی موجود ہے اگر کوئی اس پہ عمل کرنا چاہے تو۔

کوئٹو کنشاسا کے ایک صوبہ کے اٹارنی جنرل بھی شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں میں پچیس سال سے بطور

مجسٹریٹ کام کر رہا ہوں۔ میں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جاسکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ جنگل کو قابل رہائش بنا دیا جہاں سب کچھ میسر تھا۔ صاف ستھرے ٹائلٹس، رہائش گاہیں، ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز جو مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے امیر، غریب، بڑے بڑے عہدوں والے سیاستدان، صاحب علم، دانشور سب ایک ہو کر کام کر رہے تھے۔ چالیس ہزار کے قریب مہمانوں کے کھانے پینے، لانے لے جانے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن یہ کام چھ ہزار کے قریب رضا کار بغیر کسی شور، ہنگامے اور فساد کے خوشی خوشی کر رہے تھے۔ ان رضا کاروں میں تین سال سے لے کر اسی سال کی عمر کے افراد شامل تھے۔ یعنی بچے بھی اور بوڑھے بھی۔ یہ رضا کار دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کر رہے تھے۔ میں نے تو ہر طرف محبت اور اخوت ہی دیکھی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت مؤثر رنگ میں کام کر رہی ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ انشاء اللہ۔ کہتے ہیں میں تو سب کو کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو قریب سے دیکھو تو آپ کو خود بخود سمجھ آ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ جب جلسہ میں آیا تو صرف پہلا آدھا گھنٹہ اجنبی محسوس کیا اس کے بعد لوگ خود بخود مجھ سے آ کر ملتے رہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم سب ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے ہیں۔

یہ بھی جلسہ کی ایک خوبصورتی ہے کہ صرف جلسہ کے کام کرنے والے ہی غیروں کو متاثر نہیں کرتے بلکہ شاملین جلسہ بھی متاثر کر رہے ہوتے ہیں اور اس ذریعہ سے ایک خاموش تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی جہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنیں کہ وہ اپنے عمل سے اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور غیر مسلموں کو متاثر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہے ہیں، اس لحاظ سے وہاں شامل ہونے والے احمدی بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے ان سے خاموش تبلیغ کروا رہا ہے۔

نائیجر سے صدر مملکت کے مذہبی امور کے مشیر خاص بھی اس سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تقریباً سارا سال سفر میں رہتا ہوں اور مذہبی میٹنگز میں شامل ہوتا ہوں۔ لیکن میں نے آج تک کبھی ایسا روحانی منظر نہیں دیکھا۔ جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ بیعت کا نظارہ دیکھنے کے بعد کہتے ہیں گویا میں بیعت رضوان میں شامل ہوں۔

جاپان سے ایک دوست آویاما (Aoyama) یوسف صاحب شامل ہوئے جو کہ مشہور سکا لر اور جاپان

انگلکین (Anglican) چرچ کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدی نوجوانوں اور بچوں کا جذبہ خدمت قابل تحسین ہے۔ آج دنیا کی کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضا کارانہ طور پر ایسی خدمات بجالارہے ہوں۔ یہ نظارہ صرف جلسہ سالانہ میں نظر آ رہا ہے۔ کہیں نوجوان بھاگ بھاگ کر کھانا کھلانے کے لئے فکر مند ہیں۔ کہیں کوئی مہمان کو لانے لے جانے کے لئے گاڑیوں کی فکر میں ہے۔ کہیں بچے پانی پلا رہے ہیں تو کہیں بڑی عمر کے افراد مختلف کاموں میں مصروف ہیں۔ خصوصاً بچوں کی پُر جوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔ اور انشاء اللہ ہے۔

پھر یوگنڈا کے وائس پریزیڈنٹ ایڈورٹ سیکانڈی (Edward Ssekandi) تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب انہیں جلسہ گاہ کا ٹور (tour) کروایا گیا اور بتایا گیا کہ تمام کارکن رضا کار ہیں تو بہت حیران ہوئے۔ پھر سیکورٹی والوں کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ ٹھیک ہے باقی تو رضا کار ہیں لیکن ان کو یقیناً پیسے دیئے جاتے ہوں گے۔ تو موصوف کو جب یہ بتایا گیا کہ یہاں کام کرنے والے تمام لوگ رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہیں تو بڑے متاثر ہوئے۔ کہنے لگے میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا جہاں تمام لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ رہے ہوں اور میں نے مسلمانوں کے بارے میں یہی سن رکھا تھا کہ لوگوں کے گلے کاٹتے ہیں اور دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ یوگنڈا میں بھی مسلمان آپس میں لڑتے رہتے ہیں اور حکومت کو بسا اوقات Intervene کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اب مجھے پتا چلا کہ اصل اور حقیقی مسلمان کون ہیں اور اسلام کی تعلیم امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔

رشیا سے ایک مہمان خاتون ڈاکٹر ایرینا سیرینکو (Dr Irina Sirinko) آئی ہوئی تھیں۔ موصوفہ روس میں انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز میں پروفیسر ہیں۔ کہتی ہیں کہ جماعت کے اس جلسہ میں شرکت میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا جو ایک ناقابل فراموش تجربہ ثابت ہوا۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ جلسہ کا انتظام اور منصوبہ بندی بہت اعلیٰ معیار کی تھی بلکہ بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جماعت احمدیہ ہر نئے آنے والے کو پیار محبت اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کے ذریعہ اسلام کا حقیقی اور نیا چہرہ دکھاتی ہے۔

آئس لینڈ سے ایک مہمان آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کے نہایت خوبصورت ترین تجربات میں سے تھا۔ چالیس ہزار افراد کو ایک جگہ اکٹھا دیکھ کر میرا ایمان دوبارہ زندہ ہو گیا۔ دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے اتنے کثیر افراد کو انتہائی امن اور محبت سے مل جل کر رہتے دیکھ کر



میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا انتہائی شکر گزار ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ اسلام کے حقیقی امن اور محبت کے پیغام کو پھیلاؤں۔

تو یہ جو ہمارا ماحول ہوتا ہے اس کو بھی دیکھ کر لوگ بڑے متاثر ہوتے ہیں۔

شامیلین کی طرف سے بعض ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جو بعض دفعہ برا اثر ڈال سکتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پردہ پوشی ہے کہ ان لوگوں کے سامنے ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ اب اس سال بھی کچھ ایسے واقعات تھے جو نہیں ہونے چاہئیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپس میں لڑائیاں بھی کیں اور ایسے لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ نہ صرف جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں بلکہ باہر سے آنے والوں کو ایک ایسا پیغام دے رہے ہیں جو اسلام سے بھی دور کر رہا ہے اور پھر جماعت احمدیہ کو بھی ان لوگوں میں شمار کر دیتے ہیں جن کے بارے میں لوگ اچھے تاثر نہیں رکھتے۔ ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں تو خاص طور پر اور عموماً ویسے بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

یونان کے وفد سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور بہت منظم انداز میں رضا کاروں نے سارا کام کیا۔ جب مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے لسٹ بنانی شروع کر دی کہ دیکھوں کتنے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہیں۔ میں حیران ہوا کہ میری لسٹ کی تعداد تیس ممالک تک پہنچ گئی۔ کہتے ہیں جلسہ کے تیسرے دن جب مارکی میں بیعت کی تقریب دیکھی تو یہ میرے لئے بہت روحانی تجربہ تھا۔ میں نے بہت سارے لوگوں کے چہروں کو جذبات سے بھر پور پایا۔ واقعی یہ ایک بہت خوبصورت نظارہ تھا۔

پھر مقدونیا سے بھی ایک صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ مقدونیا اور کروشیا کا بڑا وفد تھا۔ ایک صاحبہ کا تاثر بیان کر رہا ہوں۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات نے مجھے بہت حیران کیا۔ ہر مہمان کے لئے ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ میں سب سے زیادہ چھوٹے چھوٹے بچوں سے متاثر ہوئی جو مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔

گوائے مالا کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ خیوسیلیز صاحب کہتے ہیں کہ مہمانوں کی خدمت قابل رشک تھی۔ اس طرح بچوں کی ڈیوٹیاں لگا کر عملی طور پر مستقبل کے لئے انہیں تیار کرنا تاکہ اپنی ذمہ داریاں اس رنگ میں نبھاسکیں قابل تقلید ہے۔

پس جہاں عمومی طور پر جلسہ ہر احمدی شامیلین کے لئے اعتقادی اور عملی بہتری کا ذریعہ بنتا ہے، جلسہ میں ہر

ایک اپنی اپنی اصلاح کرتا ہے، اکثر کی عملی اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے وہاں جلسہ غیروں کو بھی متاثر کرتا ہے اور صرف تربیت کی حد تک ہی نہیں ہے بلکہ اب تو اس کی وسعت اتنی ہو گئی ہے کہ جلسہ سالانہ احمدیت اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے۔

اصل مقصد، بہت بڑا مقصد تو جماعت کے افراد کی تربیت ہے لیکن غیروں کے یہاں آنے سے تبلیغ کے بڑے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ مہمان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہم پر ظاہر نہیں تھی اور میڈیا اور بعض مسلم گروہ یا گروپ غلط رنگ میں اسلام کو پیش کرتے ہیں اور وہی ہمارے ذہنوں پر حاوی ہے۔ یہ اکثر نے اظہار کیا۔ مسلمان کا نام سنتے ہی دہشت گردی اور شدت پسندی اور ظلم کی تصویر ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ لیکن آج اسلام کی تعلیم کے عملی نمونے دیکھ کر ہم اب اپنے دائرہ اثر میں، اپنے لوگوں میں، اپنے ماحول میں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورتی کی تعلیم جماعت احمدیہ مسلمہ کے پاس دیکھو۔

اس ضمن میں بعض اور تاثرات بھی بیان کرتا ہوں۔ گوائے مالا کی ایک ممبر آف پارلیمنٹ آلیانا (Aliana) صاحبہ کہتی ہیں کہ مسلم جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شمولیت میرے لئے ایک حسین تجربہ تھا اور اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئی۔ اسی طرح خوش کن مہمان نوازی اور محبت و پیار کی فضا قابل رشک ہے خصوصاً مختلف خیال اور مختلف اقوام کے درمیان غیر معمولی محبت اور بھائی چارے کی بہترین مثال قابل احترام اور قابل تقلید ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت میری زندگی کی بہترین یادیں ہیں۔ اس پر میں دلی خوشی اور مسرت محسوس کرتی ہوں۔ کہتی ہیں میں یہاں کی نہ بھولنے والی حسین یادیں لے کر اپنے ملک گوائے مالا واپس لوٹ رہی ہوں اس تمنا کے ساتھ کہ آئندہ بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو۔

ایک غیر از جماعت دوست زکریا سعدی صاحب پی ایچ ڈی کے طالب علم ہیں۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جلسہ سالانہ ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک اسلام کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔ نیز یہ بات بھی جلسہ کے ذریعہ سے نکھر کر سامنے آئی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے لوگوں کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ افریقی ممالک میں غرباء کے لئے میڈیکل کیئر (Medical Care) بہم پہنچانا، پینے کا پانی مہیا کرنا اور دوسری سہولیات مہیا کرنا۔

پھر ایک غیر از جماعت غیر مسلم دوست ٹونی واٹنگ (Tony Whiting) ہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت کو

دیکھ کر اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں مثلاً کمیونٹی کیا ہوتی ہے اور کس طرح یکجان ہو کر امن کے قیام کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور کس طرح نوجوان نسل کو امن کے قیام کے لئے حرکت میں لا کر دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے معاشرے کا ایک قیمتی اور فعال رکن بنایا جاسکتا ہے۔ آپ کی کمیونٹی کو دیکھ کر ہرگز تعجب نہیں ہوتا کہ کیوں دنیا بھر سے لوگ آپ کی جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

نومبا تعین کے بھی تاثرات ہیں اور یہ ان کی تربیت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ گوئٹے مالا کے ایک نومبا تعین لوئس الفریڈو (Luis Alfredo) صاحب کہتے ہیں کہ میرے لئے ایک ایسی جماعت کا ممبر ہونا جو حقیقی اسلامی تعلیمات کو عملاً دنیا میں پیش کر رہی ہے ایک عظیم سعادت ہے جس کی ایک مثال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے جس میں مختلف اقوام اور رنگ و نسل کے افراد باہمی محبت و اخوت کی عملی مثال بنے ہوتے ہیں اور اپنے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی عملی تصویر جلسہ سالانہ میں دیکھنے میں آتی ہے۔

پھر بیلیجیم کی ایک خاتون ہیں فاطوما تادیالو (Fatoumata Diallo) صاحبہ اپنے دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں اور بچوں کے ساتھ ہی انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ کہتی ہیں مجھے میرے خاوند نے جماعت سے متعارف کروایا تھا مگر میں جماعت کے حوالے سے ایک منحصرے کا شکار تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ ہے۔ کوئی کہتا تھا یہ لوگ تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر سچائی معلوم کروں۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ بہت اچھے، باتھذیب اور سب سے بڑھ کے سچے مسلمان ہیں۔ اور پھر میرے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ذکر رہا۔ امن و سکون، سچائی اور حوصلہ اور بردباری کی تلقین تھی۔ کہتی ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ راہ دکھائی جو اس کی ذات کی طرف لے جانے والی ہے۔ پھر شکر یہ بھی ادا کرتی ہیں کہ بہت سارے والٹئیرز نے، کارکنان نے دن رات تھکاوٹ کے باوجود ہمارے سکون کا خیال رکھا اور ہمیں بہت عزت دی۔

جاپان کے پروفیسر صاحب جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں اسی ممالک کے تیس ہزار سے زیادہ لوگ شریک ہیں۔ پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفہ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ

میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ لیکن خلیفہ وقت نے ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔ مرکزی پریس اینڈ میڈیا کا جو ہمارا آفس ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ کوریج جلسے سے پہلے شروع ہو گئی تھی اور بی بی سی ریڈیو فور، دی اکا نو مسٹ، دی گارڈین، دی انڈیپنڈنٹ، چینل فور، ڈیلی ٹیلی گراف، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی میل۔ ڈیلی میل دنیا کی سب سے زیادہ آن لائن پڑھی جانے والی اخبار ہے۔ دی سن، یہ یو کے (UK) میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اخبار ہے۔ ریڈیو ایل بی سی، لندن لائیو ٹی وی، سکاٹی نیوز، چینل فائیو، سکاٹس ٹی وی، بلٹاسٹ ٹیلی گراف، اور ناٹنگھم پوسٹ وغیرہ ان سب میں جلسہ کی کوریج ہوئی۔ اس کے علاوہ بی بی سی کے مختلف ریجنل سٹیشنوں پر خبریں نشر ہوئیں۔ اس طرح ان کا خیال یہ ہے کہ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے قارئین کی تعداد 41 ملین ہے اور ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد 2.48 ملین ہے۔ تقریباً اڑھائی ملین۔ ٹیلی ویژن پر دیکھنے والوں کی تعداد ایک ملین ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ اکا نوے (91) ملین لوگوں تک خبر پہنچی۔ اس طرح اگر سب کو ملا یا جائے تو کل تعداد 135 ملین بنتی ہے۔ لیکن انہوں نے محتاط رپورٹ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ہم یہ تصور کریں کہ سارے اخبار نہیں پڑھتے اور لوگ ہر خبر نہیں پڑھتے اور اگر اس ٹوٹل تعداد کا صرف بیس فیصد دیکھیں تو تب بھی اٹھارہ ملین سے اوپر افراد تک جلسہ کی خبر اور جماعت احمدیہ کا امن اور پیار و محبت کا پیغام پہنچا ہے۔

اگر یہ اصول یا فارمولا استعمال کیا جائے تو گزشتہ سال تو اس سے بہت کم تھا لیکن اگر ہم صرف بیس فیصد کو ہی گنیں تو تب بھی گزشتہ سال سے چھ ملین سے زائد لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔ لیکن ویسے تو میرا خیال ہے سو ملین سے اوپر تک پہنچا ہے۔ گزشتہ سال یہ اس لحاظ سے کیلکولیٹ (calculate) نہیں کیا گیا تھا۔ اس کوریج پر ہمارا پریس اور میڈیا سیکشن خود بھی حیران ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو اس طرف توجہ ہوئی۔

شعبہ تبلیغ یو کے کی میڈیا ٹیم کے مطابق ساؤتھ ویسٹ لنڈنر (Southwest Londoner) اخبار میں تین آرٹیکل شائع ہوئے اور اس اخبار کو آن لائن پڑھنے والے ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں ہیرلڈ میگزین میں جلسہ کے حوالے سے مضمون شائع ہوا۔ اس کے قارئین کی تعداد بھی پونے دو لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بیلجیم کے دو نیشنل اخبارات نے جلسہ کے حوالے سے مضامین شائع کئے۔ گیانا سے بھی ایک صحافی خاتون کیمرہ مین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ وہاں ٹی وی جی (TVG) پر جمعرات سے

لے کر اتوار تک روزانہ شام کی خبروں میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں دی گئیں۔ اس کے علاوہ گیانا کے مشہور اخبار گیانا ٹائمز میں بھی آرٹیکل چھپے۔ محتاط اندازے کے مطابق اس ٹیلی وژن چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے جبکہ اخبار گیانا ٹائمز کے قارئین کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔

ان اخبارات میں چھپنے والے آرٹیکلز کے حوالے سے مثبت اور منفی ہر دو طرح کے رد عمل دیکھنے کو ملے۔ لوگوں نے آرٹیکلز کے نیچے اپنے تاثرات بھی لکھے ہیں۔ بعض تاثرات یہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کا فرقہ باقی تمام اسلامی فرقوں سے ممتاز ہے اور صحیح معنوں میں امن پسند لوگ ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ان سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر ایک صاحب نے لکھا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے لیکن دنیا بھر میں سنی مسلمان ان پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں کافر کہتے ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لوگ ہندوؤں کے خدا کرشنا کو ایک پیغمبر سمجھتے ہیں۔ یہ بہت امن پسند لوگ ہیں۔ ان کے نظریات دیگر مسلمانوں سے مختلف ہیں اسی وجہ سے دنیا بھر میں ان پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔

پھر بعضوں نے اخباروں کو یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق خبر پڑھ کر اچھا لگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان لوگوں پر بھی اثر انداز ہو جو اسلام کو شدت پسند سمجھتے ہیں۔

پھر ایک نے یہ لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان شدت پسندی کے خلاف کب آواز اٹھائیں گے۔ پھر لکھنے والا لکھتا ہے کہ جیسا کہ آپ نے اخبار میں پڑھا کہ احمدی مسلمان بڑے وسیع پیمانے پر شدت پسندی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ احمدی تو ایک لمبے عرصے سے شدت پسندی کی سخت مذمت کر رہے ہیں لیکن لوگ ان کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور میڈیا کی دوسری خبروں کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو judge کرتے ہیں۔

فرانس میں جو خبر چھپی اس پہ ایک نے یہ لکھا کہ میں امید کرتا ہوں کہ فرانس میں بھی اس قسم کا ایک جلسہ منعقد ہوتا کہ وہاں شدت پسند دوسروں پر اپنی رائے ٹھونسنا بند کر دیں۔

لوگوں کے بعض تاثرات ایسے ہیں کہ بڑی دیر سے اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن یہ اب کام ہوا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ تو سو سال سے زائد عرصے سے یہ کام کر رہی ہے۔ یہ پریس اور میڈیا ہمیں کورٹج نہیں دیتا اس لئے کہ ان کی دلچسپی کے سامان اس میں نہیں ہوتے۔ اب کیونکہ پریس نے کورٹج دی تو لوگ سمجھ رہے ہیں شاید یہ پہلی دفعہ کام ہوا۔

ایم ٹی اے افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ افریقہ میں کورٹج ہوئی۔ جلسہ سالانہ یو کے کی نشریات پہلی مرتبہ

’ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ‘ کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔ مشرقی اور مغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد کے پیغام بھیجے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ درج ذیل ٹی وی چینلز نے بھی جلسہ کی نشریات دکھائیں۔ گھانا نیشنل ٹیلیویژن، سائن پلس ٹی وی گھانا، ٹی وی افریقہ، سیرالیون نیشنل ٹی وی، ایم آئی ٹی وی نائیجیریا۔ بینن میں بھی ایک نجی چینل ای ٹیلی پر میرا خطاب پورا نشر کیا گیا۔ کانگو برازاویل کے محدود علاقہ میں بھی جلسہ کے پروگرام ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہوئے۔ یوگنڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے پہلے تو جلسہ سالانہ کی نشریات دکھانے سے معذرت کر لی تھی مگر عین آخری وقت انہوں نے جلسہ کی کورٹج کی اجازت دے دی۔ اس طرح یوگنڈا کے علاوہ روانڈا میں بھی جلسہ کی نشریات دیکھی گئیں۔

میڈیا کورٹج کی وجہ سے اور جلسہ کی وجہ سے بعض بیعتیں بھی ہوئیں۔ کانگو برازاویل میں ایک عیسائی دوست مسٹرو ویلی (Willy) کو مشن ہاؤس میں جلسہ سالانہ یو کے (UK) دکھانے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ سنا اور جلسہ کے بعد کہنے لگے مجھے پہلے مسلمانوں سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ ہر طرح پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی تھیں۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقاریر نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اب مجھے جماعت کے حق میں کوئی اور دلیل نہیں چاہئے۔ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

پھر ایک مقامی جماعت کے صدر کی بیوی عیسائی تھیں۔ ان کو بہت تبلیغ کی گئی لیکن وہ بیعت کرنے کی طرف نہیں آتی تھیں۔ اس مرتبہ انہوں نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور جب میرا خطاب سنا تو اس کے بعد کہنے لگیں کہ اس تقریر نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں جماعت میں داخل ہو جاؤں کیونکہ یہاں سچائی ہی سچائی ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

تو یہ چند نمونے میں نے دکھائے ہیں۔ بے شمار نمونے میرے پاس آئے ہوئے تھے اور مزید آتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس لحاظ سے ہمارا اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا چلا جانا چاہئے تاکہ لَا زِيدَنَّكُمْ کے وارث ہم بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے انعاموں کو مزید وسیع کرتا چلا جائے۔

پس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی بلکہ ہر احمدی جو یہاں تو شامل نہیں تھے لیکن دنیا میں دیکھ رہے تھے، ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم

اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔  
نیز انتظامیہ سے بھی میں کہوں گا۔ وقت زیادہ ہو گیا اس لئے انتظامیہ کے بارے میں زیادہ باتیں نہیں  
کیں۔ بعض کمیاں ہوئی ہیں۔ بعض جگہ سے مجھے اطلاعات ملی ہیں۔ سکیننگ کے شعبہ میں، اور جگہوں پر، پارکنگ  
کی جگہوں پر اور اسی طرح سیکورٹی میں بھی بعض کمیاں نظر آئی ہیں اس لئے اس کی بہتر منصوبہ بندی کی ضرورت  
ہے جس کے لئے ابھی سے انتظامیہ کو کام شروع کر دینا چاہئے۔ اور کیا منصوبہ بندی کرنی ہے اور کس طرح ان  
کمیوں کو دور کرنا ہے، کیا بہتر سے بہتر انتظامات کرنے ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور پھر مجھے اس کی رپورٹ  
بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔